Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 5 (July-Sep 2024)
HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

A Research and Comparative Study of The Events Related to The Infallibility of the Prophets in the Books of Hadith and the Bible

کتب احادیث اور بائبل میں عصمتِ انبیاء کرامؑ سے متعلق وقائع کا تحقیقی و تقابلی مطالعہ

Dr.Moazzam Nawaz Virk
Assistant professor, Govt.Graduate College civil lines Sheikhupura
Email: drmoazzamnawazvirk@gmail.com

Abstract

In the collection of hadiths, the best map of the pious lives of the Prophets (peace be upon them) has been drawn. The Messenger of Allah, peace and blessings be upon him, praised the Prophets, and it is clear from the blessed hadiths that honoring all the prophets and messengers is a duty on every Muslim, rather, their honor and respect is included in the faith. Whoever disrespects any Prophet or Messenger is out of Islam without any explanation. Prophets (peace be upon them) have been mentioned in the blessed hadiths in a good and better way. On the other hand, to claim about the current "Bible" that it is the perfect word of God Almighty is baseless, because the contradictions, obscenities, blasphemies in the Bible are countless and innumerable. After reading which, no intelligent, intelligent and sane person will ever be ready to believe that the Bible is the word of Allah Almighty. It contains blasphemy in numerous places which clearly indicates that the current Bible has been subjected to human distortion and manipulation.

Key Words: Ahadiths, events, Bible, Quran, Blasphamy

موضوع کا تعارف اور پس منظر:

ذخیرۂ احادیث میں انبیاء علیہم السلام کی پاکیزہ زندگیوں کا بہترین نقشہ کھینچا گیا ہے جسے پڑھ کر انسان کو انبیاء علیہم السلام کی قدر و منزلت کے بارے میں علم حاصل ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے انبیاء علیہم السلام کی تعریفیں کی ہیں اور احادیثِ مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تمام انبیاء و رسل کی عزت و توقیر ہر مسلمان پر فرض ہے بلکہ ان کی عزت و توقیر کو ایمان میں شامل کیا گیا ہے۔ جس نے کسی بھی نبی یا رسول کی بے ادبی کی وہ بغیر کسی تاویل کے اسلام سے باہر ہو جاتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ عمدہ اور بہتر انداز میں کیا گیا ہے۔

جبکہ دوسری طرف موجودہ "بائبل" کے بارے میں یہ دعویٰ کرنا کہ یہ کامل اللہ تعالیٰ کا کلام ہے بے اصل ہے، کیونکہ بائبل میں تعارضات، فحش گوئیاں، توہین رسالت سب کچھ ان گنت اور لاتعداد ہیں۔ جسے پڑھ کر کوئی صاحب عقل، ذی شعور اور سلیم الفطرت شخص یہ ماننے کے لیے ہرگز تیار نہ ہو گا کہ بائبل اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس میں لاتعداد مقامات پر توہین رسالت موجود ہے جس سے واضح اشارہ ملتا ہے کہ موجودہ بائبل انسانوں کی تحریف اور ہیرا پھیری کی بھینٹ چڑھی ہے۔

ذیل میں چند انبیاء و رسل کا تذکرہ احادیث اور بائبل کی روشنی میں کیا جاتا ہے اور پھر اختلاف اور ترجیح بیان کی جائے گی۔

بائبل میں سیدنا نوح علیہ السلام کا تذکرہ:۔

سیدنا نوح علیہ السلام کے بارے میں موجودہ بائبل کہتی ہے کہ

"نوح شراب کے نشے میں اپنے ڈیرے پر ننگے ہو گئے۔"(1)

حدیث میں سیدنا نوح علیہ السلام کا تذکرہ:۔

(عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ نُوحٌ وَأُمَّتُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ فَيَقُولُ لِأُمَّتِهِ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ لَا مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ فَيَقُولُ لِنُوحٍ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ فَنَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ})(2)

نقد حدیث: صحیح

شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔(صحیح و ضعیف الجامع الصغیر وزیادتہ، رقم:۱۳۹۶۳)

"حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) نوح علیہ السلام بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا: کیا تم نے (میرا پیغام) پہنچا دیا تھا؟ نوح علیہ السلام عرض کریں گے: اے رب العزت! میں نے تیرا پیغام پہنچا

CC BY

دیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ ان کی امت سے دریافت فرمائے گا: کیا تم تک میرا پیغام پہنچا دیا گیا تھا؟ وہ جواب دیں گے: ہمارے پاس تیرا کوئی نبی نہیں آیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام سے دریافت فرمائے گا: آپ کی طرف سے کوئی گواہی بھی دے گا؟ وہ عرض کریں گے کہ محمد ﷺ اور ان کی امت۔ چنانچہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اپنی قوم تک پہنچایا تھا اور یہی مفہوم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا ہے: اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔"

(عَن ابی هُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ مرفوعاً، اِنَّ اهلَ الموقِفِ يَأْتُونَ نُوحًا، فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ، أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُورًا، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا ؟ فَيَقُولُ نُوحٌ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ،وَإِنَّهُ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ عَلَى قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي) 3

نقد حدیث: صحیح

محقق شعیب ارنوؤط نے کہا ہے: اس کی اسناد صحیح ہے شرط شیخین پر۔ (حاشیہ مسند احمد، رقم: ۹۶۲۳)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میدان حشر والے لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے: اے نوح! آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت شکر گزار بندہ کہا ہے، پس اپنے رب کے ہاں ہمارے لیے سفارش تو کر دو، کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ کیا آپ کو نظر نہیں آ رہا ہے کہ ہم کسی تکلیف میں مبتلا ہیں؟ نوح علیہ السلام کہیں گے: بے شک میرا رب آج اتنے غصے میں ہے کہ نہ اس سے پہلے اتنے غصے میں آیا تھا اور نہ بعد میں اتنا غصے میں آئے گا۔ مجھے ایک دعا کا حق تھا لیکن وہ میں نے اپنی قوم کے لیے پورا کر لیا تھا۔ ہائے میری جان، ہائے میری جان، میری جان، جاؤ تم چلے جاؤ کسی اور کے پاس۔"

یہ ایک طویل ترین حدیث ہے جس کے مطابق اھل موقف مختلف رسولوں کے پاس جائیں گے تاکہ وہ حساب وکتاب شروع ہونے کی سفارش کریں۔ بالآخر محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے یہ سفارش کریں گے۔

(فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، إِنِّي دَعَوْتُ بِدَعْوَةٍ أَغْرَقَتْ أَهْلَ الْأَرْضِ، وَإِنَّهُ لَا يُهِمُّنِي الْيَوْمَ إِلا نَفْسِي.) (4)

نقد حدیث: صحیح

محقق شعیب نے اس حدیث کو حسن لغیرہ کہا ہے۔ (حاشیہ مسند احمد، رقم: ۲۵۴۶)

"سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ شفاعت والی حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: پس نوح علیہ السلام کہیں گے: میں اس کا اھل نہیں ہوں میں نے ایک دعا کر لی، جس کی وجہ سے اہل زمین غرق ہو گئے تھے۔ آج تو میرے نفس نے مجھے بے چین کر رکھا ہے۔"

تبصرہ و تقابلی مطالعہ:

سیدنا نوح علیہ السلام کا کتنا عمدہ ذکر احادیث مبارکہ میں کیا گیا ہے کہ کل قیامت کے دن لوگ ان کے پاس جائیں گے اور ان سے سفارش کی گزارش کریں گے تو یہ ان کی عصمت اور مقام و مرتبہ کے احترام میں ہے۔ لیکن بائبل نے نوح علیہ السلام کی توہین کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

بائبل میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ:

"ابراہیم نے اپنی سوتیلی بہن سارہ سے شادی کی۔" (5)

حدیث میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ:

عَن انَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ ، قَالَ: " ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ " (6)

نقد حدیث: صحیح

محقق شعیب ارنوؤط نے کہا: اس کی اسناد صحیح ہے شرط مسلم پر ہے۔ (حاشیہ مسند احمد، رقم: ۱۲۸۲۶)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے کہا: اے مخلوق میں سے بہترین! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو میرے باپ ابراہیم تھے۔"

نبی کریم ﷺ خود افضل البشر ہیں، اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں، میدان حشر آپ ہی لوگوں کے سردار ہوں گے اور آدم علیہ السلام سمیت تمام لوگ آپ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ اس حدیث میں آپ ﷺ نے محض عاجزی وانکساری کا اظہار کرتے ہوئے ابراہیم علیہ السلام کو "یَا خَیرَ البَرِیَّةِ" کہا ہے۔

(عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يُحْشَرُ النَّاسُ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ، فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ " ثُمَّ قَرَأَ: {كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ} [الأنبياء: 104]) (7)

نقد حدیث: صحیح

محقق شعیب ارنؤوط نے کہا: اس کی سند صحیح ہے شرط شیخین پر ہے۔ (حاشیہ مسند احمد، رقم:۱۹۵۰)

"سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو اس حال میں اکٹھا کیا جائے گا وہ ننگے پاؤں، ننگے جسم اور غیر مختون ہوں گے۔ سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: جیسے ہم نے پہلی تخلیق کی ابتدا کی ایسے ہی ہم اسے دوبارہ لوٹائیں گے۔"

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ بَعْدَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ ثَمَانُونَ سَنَةً، وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ.) (8)

نقد حدیث: صحیح

محقق شعیب ارنؤوط نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ (حاشیہ مسند احمد، رقم:۹۴۰۸)

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحمٰن کے خلیل ابراہیم علیہ السلام نے اسی (۸۰) سال کی عمر میں تیشے کے ساتھ ختنہ کیا تھا۔"

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " رَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، وَمُوسَى، وَإِبْرَاهِيمَ، فَأَمَّا عِيسَى، فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ، وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيمٌ " قَالُوا لَهُ: فَإِبْرَاهِيمُ ؟ قَالَ: " انْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ " يَعْنِي نَفْسَهُ (9)

نقد حدیث: صحیح

محقق شعیب ارنؤوط نے کہا: اس کی سند صحیح ہے شرط بخاری پر ہے۔ (حاشیہ مسند احمد، رقم:۲۶۹۷)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے عیسیٰ علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا: عیسیٰ کا رنگ سرخ اور بال گھنگریالے تھے اور وہ چوڑے سینے والے تھے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ والے، دراز قد والے تھے۔ لوگوں نے کہا: اور ابراہیم علیہ السلام؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ساتھی کو دیکھ لو۔ آپ ﷺ کی مراد آپ کا اپنا وجود تھا۔"

(عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ وَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَام بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَهُمْ اللَّهُ وَاللَّهِ إِنْ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ) (10)

نقد حدیث: صحیح

شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ (غایۃ المرام للالبانی، رقم:۱۴۳)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب بیت اللہ میں تصاویر دیکھیں تو اس وقت تک اندر داخل نہ ہوئے جب تک وہ مٹا نہ دی گئیں اور آپ ﷺ نے ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام کی تصاویر دیکھیں کہ ان کے ہاتھوں میں (پانسے کے) تیر تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ ان پر بربادی لائے۔ واللہ ان بزرگوں نے کبھی بھی تیر نہیں پھینکے۔"

(عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمْ السَّلَام) (11)

نقد حدیث: صحیح

شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (صحیح وضعیف الجامع الصغیر وزیادتہ، رقم:۸۷۳۹)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام۔"

اس روایت میں جد الانبیاء ابراہیم علیہ السلام کے کریم ہونے کا ذکر پایا جاتا ہے۔

تبصرہ و تقابلی مطالعہ:

احادیث مبارکہ میں کتنا مقام اور شرف بیان ہو رہا ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا۔ آپ ﷺ کا یہ کہنا کہ میں ابراہیم جیسا ہوں، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا ۸۰ سال کی عمر میں اللہ کی بات ماننا، گویا کہ احادیث مبارکہ میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا مقام و مرتبہ عفت و عصمت اور آپ کا ہر بات میں اللہ تعالیٰ کا مطیع و فرمانبردار ہونا بیان ہوا ہے جبکہ بائبل میں کتنی شرمناک بات جد الانبیاء کے متعلق لکھی ہے۔

بائبل میں سیدنا لوط علیہ السلام کا تذکرہ:۔

لوط علیہ السلام کو ان کی دو بیٹیوں نے شراب پلا کر باپ کی نسل برقرار رکھنے کے لیے ایک رات ایک بیٹی اور دوسری رات دوسری بیٹی نے نشے میں مدہوشی میں باپ سے زنا کیا۔" (12)

حدیث میں سیدنا لوط علیہ السلام کا تذکرہ:۔

CC BY

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِلُوطٍ إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ)(13)

نقد حدیث: صحیح

شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔(السلسلۃ الصحیحۃ المختصرہ، رقم:۱۶۱۷)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام کی مغفرت فرمائے وہ زبردست رکن (اللہ تعالیٰ) کی پناہ میں گئے تھے۔"

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: **قال رسول اللہ ﷺ وَرَحْمَةُ اللهِ عَلَى لُوطٍ، إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ: لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً، أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَمَا بَعَثَ اللهُ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا فِي ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ " (14)**

نقد حدیث: صحیح

شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔(السلسلۃ الصحیحۃ المختصرہ، رقم:۱۶۱۷)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ لوط علیہ السلام پر رحم کرے انہوں نے اپنی قوم سے کہا: کاش مجھ میں تمہارا مقابلہ کرنے کی طاقت ہوتی یا میں کسی زبردست کا آسرا پکڑ پاتا۔ ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجا اس کو اس کی قوم کے انبوہ کثیر میں بھیجا۔"

تبصرہ و تقابلی مطالعہ:

افسوس ہے کہ بائبل لوط علیہ السلام کے بارے میں ایک گھناؤنا نقشہ کھینچ رہی ہے۔ کیا ایسے ہی لوگ اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے اور برگزیدہ ہوتے ہیں؟ یہ سراسر اللہ کے پیغمبر اور ان کے گھر والوں پر الزام ہے لیکن حدیث رسول اور قرآن مجید میں سیدنا لوط علیہ السلام کا تذکرہ بہت اعلیٰ اور شاندار انداز میں کیا گیا ہے۔

بائبل میں سیدنا اسحاق علیہ السلام کا تذکرہ:۔

"اسحاق شرابی تھے۔"(15)

حدیث میں سیدنا اسحاق علیہ السلام کا تذکرہ:

(عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمْ السَّلَام) (16)

نقد حدیث: صحیح

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام۔"

تبصرہ و تقابلی مطالعہ:

اس حدیث مبارکہ میں چار انبیائے کرام علیہم السلام کی تعریف کی گئی ہے۔ کریم کے معانی معزز، شریف، مہربان، پاکیزہ، باوقار درگزر کرنے والا، وسیع النظر، عالی ظرف، عمدہ، قابل قدر، قیمتی، سخی اور فیاض کے ہیں۔ اس حدیث میں تیسرے نمبر پر سیدنا اسحاق علیہ السلام کو کریم کہا گیا ہے۔

حدیث رسول ﷺ انبیاء کرام علیہم السلام کی عصمت وعفت اور ان کی عزت واحترام بیان کرتی ہے۔ جبکہ بائبل میں اسحاق علیہ السلام کو شرابی کہا (نعوذ باللہ) تو بائبل کا مکروہ چہرہ واضح ہو گیا کہ یہ انبیاء علیہم السلام کی توہین وتنقیص بیان کرتی ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے بائبل زبردست تحریف کا شکار ہوئی ہے۔

بائبل میں سیدنا یعقوب علیہ السلام کا تذکرہ:۔

"یعقوب نے ساری رات خدا سے کشتی کی اور انعام میں اسے یعقوب کے بجائے "اسرائیل" کا نام عطا کیا۔"(17)

"یعقوب نے غیر محرم کنواری لڑکی راخل کو چوما۔"(18)

"یعقوب کے چوتھے بیٹے یہوداہ نے اپنی بہو "تمر" سے بدکاری کر کے اولاد پیدا کی۔"(19)

"یعقوب کے پہلوٹھے بیٹے "روبن" نے اپنی ماں سے بدکاری کی۔"(20)

حدیث میں سیدنا یعقوب علیہ السلام کا تذکرہ:۔

(عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمْ السَّلَام) (21)

نقد حدیث:

CC BY

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام۔"

(عَن أَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ، ثُمَّ جَاءَنِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُهُ، إِذْ جَاءَهُ الرَّسُولُ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ، إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ) (22)

نقد حدیث: صحیح

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں جیل میں اتنا عرصہ ٹھہرتا، جتنا کہ یوسف علیہ السلام ٹھہرے تھے اور پھر میرے پاس بلانے والا آتا تو میں فوراً اس کی بات قبول کرتا، جب کہ قاصد یوسف علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: تو لوٹ جا اپنے آقا کی طرف اور اس سے ان عورتوں کے بارے میں پوچھ جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے۔ بے شک میرا رب ان کے مکر کو جاننے والا ہے۔"

تبصرہ اور تقابلی مطالعہ:۔

ان احادیث مبارکہ میں سیدنا یعقوب علیہ السلام اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی عصمت اور ان کی تعریف کی گئی ہے۔

لیکن دوسری طرف "بائبل" نے اللہ سے نبی کو بھی لڑوا دیا (انا اللہ وانا الیہ راجعون) اور کتنے زیادہ الزام اور بہتان سیدنا یعقوب علیہ السلام پر لگائے۔

بائبل میں سیدنا موسیٰ اور سیدنا ھارون علیہما السلام کا تذکرہ:۔

"موسیٰ کو صحرا نوردی کے دوران خدا نے حکم دیا کہ چٹان سے کہو کہ وہ پانی دے لیکن موسیٰ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور دوبارہ چٹان پر لاٹھی دے ماری کثرت سے پانی بہہ نکلا۔ اس پر خدا موسیٰ اور ہارون دونوں بھائیوں سے ناراض ہوا اور انہیں بتایا کہ وہ بطور سزا قوم کے ساتھ فلسطین یعنی وعدہ کی سرزمین میں نہیں پہنچ پائیں گے بلکہ راستے میں ہی وفات پا جائیں گے۔"(23)

"ہارون علیہ السلام نے سونے کا بت بچھڑے کی شکل میں بنا کر اس کی پوجا پاٹ کروائی اور شرک جیسے گھناؤنے جرم کے مرتکب ہوئے۔"(24)

حدیث میں سیدنا ہارون علیہ السلام کا تذکرہ:۔

(عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ) (25)

نقد حدیث: صحیح

شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ صحیح وضعیف الجامع الصغیر وزیادتہ، رقم:۵۱۷۷)

"مالک بن صعصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو معراج کی رات کے بارے میں بیان کیا کہ جب پانچویں آسمان پر گیا تو وہاں ہارون علیہ السلام سے ملے۔ جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ ہارون علیہ السلام ہیں۔ انہیں سلام کیجیے۔ میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔"

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ:۔

(عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَهُمْ يَصُومُونَ يَوْمًا يَعْنِي عَاشُورَاءَ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ وَهُوَ يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَأَغْرَقَ آلَ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوسَى شُكْرًا لِلَّهِ فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ) (26)

نقد حدیث: صحیح

شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (مشکوۃ مع تحقیق الالبانی، رقم:۲۰۶۷)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ ایک دن یعنی عاشوراء کے دن روزہ رکھتے تھے۔ ان لوگوں (یہودیوں) نے بتایا کہ یہ بڑی عظمت والا دن ہے، اسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی تھی اور آل فرعون کو غرق کیا تھا۔ اس کے شکر میں موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ رکھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں موسیٰ علیہ السلام سے ان سے زیادہ قریب ہوں چنانچہ آپ ﷺ نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھنا شروع کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اس کا حکم فرمایا۔"

تبصرہ اور تقابلی مطالعہ:

بنی اسرائیل کو صحرانوردی کی جو سزا ملی تھی وہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی توہین کی وجہ سے تھی، مزید انہوں نے سیدنا ہارون علیہ السلام کی بھی توہین کی۔ انبیاء علیہم السلام کا تو مشن ہی شرک کو مٹانا ہوتا ہے لیکن بائبل نے ان کی عصمت اور مشن کی دھجیاں ہی بکھیر دی ہیں۔ گوسالہ پرستی کے گھناؤنے جرم کا بانی سامری تھا، جبکہ بائبل نے سیدنا ہارون علیہ السلام پر یہ جرم ڈال دیا۔ اور یہ معاملہ ہارون علیہ السلام کی وجہ سے نہیں ملی بلکہ قوم کے جہاد سے اعراض کی وجہ سے تھا۔ قوم نے نہ صرف جہاد کرنے سے انکار کیا بلکہ گستاخانہ انداز میں کہا: ”اے موسیٰ! تو اور تیرا رب جا کر لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں“ پھر پوری قوم کو سزا یہ ملی کہ چالیس (۴۰) سال تک دشت نوردی کرتے رہے اور پھر نئی نسل پروان چڑھی تو انہوں نے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور اللہ نے فتح عطا فرمائی۔

بائبل میں سیدنا داود علیہ السلام کا تذکرہ:۔

”داود بربط نواز (موسیقی کار) تھے۔“(27)

”داود نے اپنے ملازموں کی لونڈیوں کے سامنے اپنے کو برہنہ کیا جیسے کوئی بانکا بے حیائی سے برہنہ ہو جاتا ہے اور خداوند کے صندوق کے سامنے اپنے سارے زور سے ناچنے اور اچھلنے لگا۔ اسرائیل کے سارے مردوں اور عورتوں کے علاوہ ساؤل کی بیٹی میکل نے خاص طور پر کھڑکی سے جھانک کر ننگا ناچ دیکھا۔“(28)

”واضح رہے کہ یہ “میکل“ وہی عورت ہے جس کو داود علیہ السلام نے اس کے خاوند سے چھین کر اپنی بیوی بنالیا تھا۔“(29)

”داود نے اپنے ہمسائے ”اوریا“ کی بیوی کو اپنے محل کی چھت پر سے برہنہ نہاتے ہوئے دیکھ کر اپنے پاس بلوایا اور اس سے بدکاری کی۔“(30)

”داود کے بیٹے ”امنون“ نے بیماری کے بہانے سوتیلی بہن ”تمر“ کو بلا کر اس سے بدکاری کی پھر اسے گھر سے دھکے دے کر نکلوا دیا۔“(31)

”داود کا بڑھاپے میں پہلو گرم کرنے کے لیے ملک سے جوان کنواری لڑکی ڈھونڈ ڈھونڈ کر لائی گئی۔“(32)

حدیث میں سیدنا داود علیہ السلام کا تذکرہ:۔

ارشاد نبوی ہے:

(أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَهُ، وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ) (33)

نقد حدیث: صحیح

شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔(صحیح وضعیف الجامع الصغیر وزیادتہ، رقم: ۱۷۰)

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے کا سب سے پسندیدہ طریقہ داود علیہ السلام کا طریقہ تھا۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن بغیر روزے کے رہتے تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ بھی داود علیہ السلام کی نماز کا طریقہ تھا۔ آپ آدھی رات تک سوتے اور ایک تہائی حصے میں عبادت کرتے تھے۔ پھر بقیہ چھٹے حصے میں سو جاتے تھے۔“

(عن ابی هريرة رضی الله عنه رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خُفِّفَتْ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقِرَاءَةُ، فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَابَّتِهِ تُسْرَجُ، فَكَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُسْرَجَ دَابَّتُهُ، وَكَانَ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ ")(34)

نقد حدیث: صحیح

محقق شعیب ارنؤوط نے کہا: اس کی سند شرط شیخین پر صحیح ہے۔(حاشیہ مسند احمد، رقم: ۸۱۶۰)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: داود علیہ السلام پر تلاوت کو آسان کر دیا گیا تھا وہ اپنی سواری کے بارے میں حکم دیتے، پس اس پر زین کسی جاتی، لیکن اس عمل سے پہلے وہ زبور کی تلاوت مکمل کر لیتے تھے اور وہ صرف اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ يَقْرَأُ، فَقَالَ: " لَقَدْ أُعْطِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ (وَفِی لَفظٍ) لَقَد أُعطِیَ اَبُو مُوسیٰ مَزَامِیرُ دَاوُدَ۔) (35)

نقد حدیث: صحیح

محقق شعیب ارنؤوط نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔(حاشیہ مسند احمد، رقم: ۸۸۲۰)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری) رضی اللہ عنہ کو تلاوت کرتے ہوئے سنا اور فرمایا: اس کو آلِ داود کی بانسریاں عطا کر دی گئی ہیں۔ ایک روایت میں ہے: ابو موسیٰ کو داود علیہ السلام کی بانسریاں دے دی گئی ہیں۔“

بانسری سے مراد خوبصورت آواز ہے اور آل داود سے مراد خود داود علیہ السلام ہیں۔ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جن کا نام عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ ہے، خوبصورت آواز کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

تبصرہ اور تقابلی مطالعہ:

حدیث مبارکہ میں سیدنا داود علیہ السلام کی خوبصورت قرآت و تلاوت کا تذکرہ، خوبصورت نماز، قیام اور روزوں کا تذکرہ، ان تمام احادیث مبارکہ سے سیدنا داود علیہ السلام کی عصمت و عظمت اور مقام و مرتبہ واضح طور پر عیاں ہوتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف وہ نقشہ ہے جو "بائبل" اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے اور برگزیدہ پیغمبروں کے بارے میں کھینچ رہی ہے۔ کیا ان واقعات سے کوئی کافر مسلمان ہو سکتا ہے کیا ان واقعات کو پڑھنے کے بعد بھی کسی کے دل میں انبیاء علیہم السلام کی عفت اور بلندی قائم رہ سکتی ہے؟ بائبل نے انبیاء علیہم السلام کی عصمت اور عزت کو تاتار کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے اس دنیا میں ایک ہی دین ہے جو ان تمام انبیاء علیہم السلام کی عزت و عصمت کا دفاع کرتا ہے اور وہ ہے دین حق، "دین اسلام"۔

بائبل میں سیدنا سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ:۔

"سلیمان جب بوڑھے ہوگئے تو سات سو بیویاں اور تین سو لونڈیاں اپنے پاس ہونے کے باوجود فرعون کی بیٹی اور اجنبی عورتوں کی محبت میں گرفتار ہوئے اور انہی کے عشق کا دم بھرنے لگے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ان بیویوں نے سلیمان کا دل غیر معبودوں کی طرف مائل کر دیا اس بات پر خداوند سلیمان سے ناراض ہوا۔ کیونکہ اس کا دل خداوند اسرائیل سے پھر گیا تھا۔ جس (خدا) نے اسے دوبارہ دکھائی دے کر اس (سلیمان) کو اس بات کا حکم دیا تھا کہ وہ غیر معبودوں کی پیروی نہ کرے۔ پر اس نے وہ بات نہ مانی جس کا حکم خداوند نے دیا تھا۔"(36)

حدیث میں سیدنا سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ:۔

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنْ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَأَمْكَنَنِي اللَّهُ مِنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبُطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ {هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي} فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا)(37)

نقد حدیث: صحیح

شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔(مشکوٰۃ مع تحقیق الالبانی، رقم:۹۸۷)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کل رات ایک سرکش جن میرے سامنے آگیا تا کہ میری نماز خراب کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دی اور میں نے اسے پکڑ لیا۔ پھر میں نے چاہا کہ اسے مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں کہ تم سب لوگ بھی دیکھ سکو لیکن اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آگئی کہ یا اللہ! مجھے ایسی سلطنت عطا کر جو میرے سوا کسی اور کو میسر نہ ہو۔ اس لیے میں نے اسے نامراد واپس کر دیا۔"

(عَن عَبدِ اللهِ بنِ عَمرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ اللهَ ثَلَاثًا، أَعْطَاهُ اثْنَتَيْنِ، وَنَحْنُ نَرْجُو أَنْ تَكُونَ لَهُ الثَّالِثَةُ: فَسَأَلَهُ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ، فَأَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ ، وَسَأَلَهُ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَسَأَلَهُ أَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ خَرَجَ مِنْ خَطِيئَتِهِ مِثْلَ يَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، فَنَحْنُ نَرْجُو أَنْ يَكُونَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)(38)

نقد حدیث: صحیح

محقق شعیب ارنؤوط نے کہا: اس کی سند صحیح ہے۔(حاشیہ مسند احمد، رقم:۶۶۴۴)

"سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا نبی کریم ﷺ فرما رہے تھے: بے شک سیدنا سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال کیا، اس نے دو چیزیں عطا کر دیں اور ہم تیسری کے بارے میں بھی امید رکھتے ہیں۔ انہوں نے یہ سوال کیا کہ ان کا حکم اور فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور فیصلے موافق ہو۔ پس اس نے ان کو یہ چیز عطا کر دی، انہوں نے ایسی بادشاہت کا سوال کیا جو ان کے بعد کسی کے لائق نہ ہو، پس اس نے ان کو یہ چیز بھی دے دی۔ اور انہوں نے تیسرا سوال یہ کیا کہ جو آدمی اپنے گھر سے صرف نماز ادا کرنے کے لیے نکلے اور مسجد میں آئے تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح صاف ہو جائے جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا پس ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ چیز بھی عطا کر دی ہوگی۔"

سلیمان علیہ السلام کو اپنے باپ داود علیہ السلام سے نبوت اور بادشاہت وراثت میں ملی، سلیمان علیہ السلام انفرادی خصوصیت و فضیلت کے مالک تھے وہ پوری تاریخ انسانیت میں اس اعتبار سے ممتاز ہیں کہ ان کی حکمرانی صرف انسانوں پر ہی نہیں تھی بلکہ جنات، حیوانات اور چرند، پرند حتی کہ ہوا تک ان کے ماتحت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ نمل و سورۃ ص میں بہت خوبصورت انداز میں سلیمان علیہ السلام کا ذکر کیا ہے۔

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَانِ لَهُمَا، جَاءَ الذِّئْبُ فَأَخَذَ أَحَدَ الِابْنَيْنِ، فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ، فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا فَدَعَاهُمَا سُلَيْمَانُ، فَقَالَ: هَاتُوا السِّكِّينَ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا . فَقَالَتِ الصُّغْرَى: يَرْحَمُكِ

CC BY

اللهُ، هُوَ ابْنُهَا، لَا تَشُقَّهُ، فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى " قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: " وَاللهِ إِنْ عَلِمْنَا مَا السِّكِّينُ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ " ((39)

نقد حدیث: صحیح

محقق شعیب ارنووط نے کہا: اس کی سند صحیح ہے شرط مسلم پر ہے۔ (حاشیہ مسند احمد، رقم ۸۲۸۰)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو عورتیں تھیں، دونوں کے ساتھ ایک ایک بیٹا تھا۔ ایک بھیڑیا آیا اور ایک بیٹا لے گیا۔ پس دونوں فیصلہ لے کر داود علیہ السلام کے پاس آئیں۔ انہوں نے بڑی کے حق میں بچے کا فیصلہ کر دیا۔ پھر وہ دونوں چلی گئیں۔ سلیمان علیہ السلام نے ان کو بلایا اور کہا: چھری لے کر آؤ تاکہ میں اس بچے کو دونوں خواتین میں تقسیم کر دوں۔ یہ بات سن کر چھوٹی خاتون نے کہا: اللہ تم پر رحم کرے، یہ اسی بڑی کا بیٹا ہے، اس کو چیر امت دو، اس خاتون کی یہ بات سن کر سلیمان علیہ السلام نے اس کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس دن ہمیں پتہ چلا کہ چھری کو سکین بھی کہتے ہیں ہم تو اس کو مدیہ ہی کہتے تھے۔"

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ، تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ "، قَالَ: " وَنَسِيَ أَنْ يَقُولَ: إِنْ شَاءَ اللهُ، فَأَطَافَ بِهِنَّ "، قَالَ: " فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ امْرَأَةٌ (1) إِلَّا وَاحِدَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ "، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللهُ، لَمْ يَحْنَثْ ، وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهِ " (وفی لفظ) لَو اَنَّہٗ کَانَ قَالَ: اِن شَاءَ اللهُ لَوَلَدَت کُلُّ امرَأَةٍ مِنهنَّ غُلَامًا یَضرِبُ بِالسیفِ فِی سَبِیلِ اللهِ عَزوجَلَّ.) (40)

نقد حدیث: صحیح

محقق شعیب ارنووط نے کہا: اس کے رجال شیخین والے رجال ہیں۔ (حاشیہ مسند احمد، رقم: ۸۲۸۰)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلیمان بن داود علیہ السلام نے فرمایا: آج رات میں سو خواتین کے پاس جاؤں گا، ان میں سے ہر خواتین ایک ایک لڑکا جنم دے گی اور وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا۔ وہ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے۔ پس سب خواتین کے پاس گئے اور حق زوجیت ادا کیا، لیکن صرف ایک خاتون کا بچہ پیدا ہوا اور وہ بھی ادھورا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر انہوں نے ان شاء اللہ کہا ہوتا تو ان کی قسم بھی نہ ٹوٹتی اور ان کی حاجت بھی پوری ہو جاتی۔

ایک روایت میں ہے: اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو ہر خاتون نے لڑکا پیدا کرنا تھا، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار سے جہاد کرتا۔"

تبصرہ اور تقابلی مطالعہ:

حدیث مبارکہ میں سیدنا سلیمان علیہ السلام کی دانائی، بادشاہت اور رات کو اپنی بیویوں کے پاس جانا اس جذبہ سے کہ جو اولاد ہو گی وہ جہاد کرے گی، یہ ان کی عصمت و عفت اور دانائی، عظیم سلطنت اور جذبہ جہاد کا بیان ہے جبکہ "بائبل" کی عبارت سے جو واضح ہوتا ہے۔ جب نبی ہی غیروں کی عبادت کرے اور اتنا کمزور ہو کہ کسی عورت کے عشق میں گر کر اللہ تعالیٰ کو بھول جائے تو پھر عام انسان سے کیا امید؟ یہ فقرات پکار پکار کر یہی کہہ رہے ہیں کہ "بائبل" اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے بلکہ یہ تحریفات اور الزامات کا ایک سیاہ سمندر ہے۔ جس نے انبیاء علیہم السلام کی عزت اور عصمت کو تار تار کر دیا۔

بائبل میں سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا تذکرہ:

بائبل نے ایک طرف تو مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنایا یعنی شرک کے گندے اور غلیظ عقیدے کا تعارف کروایا اور دوسری جگہ مسیح بن مریم کو ناپاک، گناہگار اور ملعون بھی قرار دیا۔

"کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ جو لکھا ہے کہ وہ بدکاروں میں گنا گیا اس کا میرے حق میں پورا ہونا ضرور ہے اس لیے کہ جو کچھ مجھ سے نسبت رکھتا ہے وہ پورا ہوتا ہے۔"(41)

"وہ عورت سے پیدا ہوا ہے کیونکر پاک ہو سکتا ہے۔"(42)

سینٹ پال نے مسیح علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے:

"اور مسیح جو ہمارے لیے لعنتی بنا، اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ "جو کوئی لکڑی پر لٹایا گیا وہ لعنتی ہے۔"(43)

مزید لکھا ہوا ہے:

"جسے پھانسی ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے ملعون ہے۔"(44)

حدیث میں مسیح علیہ السلام کا تذکرہ:

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ {وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ}(45)

نقد حدیث: صحیح

شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (صحیح وضعیف الجامع الصغیر وزیادتہ، رقم: ۱۰۶۳۷)

CC BY

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک بنی آدم جب پیدا ہوتا ہے تو پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے اور بچہ شیطان کے چھونے سے زور سے چیختا ہے سوائے مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کے۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (اس کی وجہ مریم علیہا السلام کی والدہ کی دعا ہے کہ) اے اللہ! میں اسے (مریم کو) اور اس کی اولاد (عیسیٰ) کو شیطان رجیم سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"

(عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ كَمَلَ مِنْ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنْ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ)(46)

نقد حدیث: صحیح

شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (صحیح وضعیف الجامع الصغیر وزیادتہ، رقم: ۸۷۰۷)

"حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں پر عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی۔ مردوں میں تو بہت سے کامل گزرے ہیں لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرماتے ہیں:

(أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ) (47)

نقد حدیث: صحیح

شیخ البانی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (السلسلۃ الصحیحۃ المختصرہ، رقم: ۲۱۸۲)

"میں ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) سے دوسروں کے مقابلے میں زیادہ قریب ہوں۔ انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں، علاتی بھائیوں کی مائیں الگ الگ ہوتی ہیں جبکہ باپ ایک ہی۔ اسی طرح انبیاء ورسل کی شریعتیں مختلف اور دین ایک ہی ہے۔"

(عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ) (48)

نقد حدیث: صحیح

محقق شعیب ارنووط نے کہا: اس کی سند صحیح ہے شرط شیخین پر ہے۔ (حاشیہ مسند احمد، رقم: ۶۴۰)

"سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: سیدہ مریم بنت عمران علیہا السلام اپنے زمانے کی اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے عہد کی خواتین میں سب سے بہتر تھیں۔"

تبصرہ اور تقابلی مطالعہ:

حدیث مبارکہ میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی عظمت وعصمت اور ان کے مقام ومرتبہ کا تذکرہ اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شیطان سے حفاظت کا تذکرہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات اور ان کی خدمت میں سلام عقیدت پیش کرنے کا حکم یہ سب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی عصمت وعظمت اور مقام ومرتبہ کا کامل ثبوت ہے۔

جبکہ "بائبل" نے ایک طرف تو مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنایا یعنی شرک کے گندے اور غلط عقیدے کا تعارف کروایا اور دوسری جگہ مسیح ابن مریم کو ناپاک، گناہگار اور ملعون بھی قرار دیا اور جب مسیح بھی بدکاروں میں لکھے گئے تو وہ مسیح عالمین (تمام جہانوں کے نجات دہندہ) کیسے بن سکتے ہیں، جو زبان بائبل استعمال کر رہی ہے ایسی زبان اللہ کے برگزیدہ بندوں کے بارے میں ایک گناہگار بھی استعمال نہیں کرتا۔ مگر یہ بائبل ہے کہ جس میں ایسے کئی فقرات موجود ہیں، اسی سے بائبل کی الہامی حیثیت واضح ہوتی ہے حیرت ہے کہ بائبل کی دست درازی سے مسیح علیہ السلام بھی نہ بچ سکے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

نتیجہ بحث:

"بائبل" کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ کس قدر توہین آمیز فقرات "بائبل" میں موجود ہیں۔ باآسانی پتہ لگتا ہے کہ یہ دشمن عناصر کا کام ہے جو شریعت موسوی وعیسوی کو تبدیل کرنے یا پھر اسے مٹانا چاہتے تھے۔ لہٰذا ایسا ہی ہوا کہ "بائبل" انسانی ہاتھوں کی نذر ہوئی۔ کوئی تحقیقی پیمانہ تو تھا نہیں اور نہ ہی آج موجود ہے۔ جس کا جو جی چاہا انبیاء کے نام سے لکھ دیا۔ یوں آج کی "بائبل" ایک بازیچۂ اطفال بن کر رہ گئی ہے۔

کیا ان واقعات سے کوئی کافر مسلمان ہو سکتا ہے؟ کیا ان واقعات کو پڑھنے کے بعد بھی کسی کے دل میں انبیاء علیہم السلام کی عفت وعصمت کی بلندی قائم رہ سکتی ہے؟ بائبل نے انبیاء علیہم السلام کی عفت عصمت وعظمت اور عزت کو تار تار کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔

جبکہ دوسری طرف احادیث مبارکہ میں کس قدر انبیاء علیہم السلام کی عظمت ورفعت، بلندی اور مقام ومرتبہ واضح طور پر عیاں ہے۔ تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا میں ایک ہی دین ہے جو قرآن مجید، حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں موجود ہے جو ان تمام انبیاء علیہم السلام کی عزت وعصمت کا دفاع کرتا ہے اور وہ ہے "دین اسلام"۔

CC BY

مصادر و مراجع

1 کتاب پیدائش:۹/ ۲۱۔۲۰

2 بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، صحیح البخاری، احادیث الانبیاء، باب خلق آدم وذریتہ، دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، حدیث:3339

3 ابن حنبل، احمد، ابو عبد اللہ، مسند احمد، بیت الافکار، عمان، اُردن، ۲۰۰۴ء، الجز:۱۵، ص:۳۸۴، رقم:۹۶۲۳

4 مسند احمد، الجز۴، ص:۳۳۰

5 کتاب پیدائش:۹/ ۲۱۔۲۰

6 مسند احمد، الجز۲۰، ص ۲۱۱

7 مسند احمد، الجز۳، ص:۴۱۸

8 ایضاً، الجز۱۴، ص:۳۴

9 مسند احمد، الجز۴، ص:۴۳۱

10 صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم الحدیث:۳۳۵۲

11 ایضاً، رقم الحدیث:۳۳۸۲

12 کتاب پیدائش:۱۹/ ۳۸، ۳۰

13 صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم الحدیث:۳۳۷۵

14 مسند احمد، الجز۴، ص:۴۳۱

15 کتاب پیدائش:۲۶/ ۲۵

CC BY

16 صحیح بخاری، رقم الحدیث:۳۳۸۲

17 کتاب پیدائش:۳۲/۳۰،۲۴

18 ایضاً:۲۹/۱۱،۱۰ ایضاً:۳۸/۲۲

19 ایضاً:۳۸/۲۲

20 ایضاً:۳۲/:۳۸/۲۲

21 مسند احمد، رقم الحدیث:۳۳۸۲

22 ایضاً، رقم الحدیث:۸۳۹۲، جز۱۴، ص:۱۲۱

23 گنتی:۲۰/۱۳ تا ۱

24 خروج:۳۲/۶ تا ۱

25 صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، حدیث:۳۳۹۳

26 صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم الحدیث:۳۳۹۷

27 نمبر۱ سموئیل:۱۶/۲۳ تا ۱۴

28 نمبر۲ سموئیل:۶/۱۲ تا ۲۳

29 نمبر۲ سموئیل:۳/۱۴ تا ۱۶

30 نمبر۲ سموئیل:۱۱/۲ تا ۲۷

31 نمبر۲ سموئیل:۱۳/۱ تا ۲۲

32 نمبر۱ سلاطین

33 صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، حدیث:۳۴۲۰

34 مسند احمد، الجز۱۳، ص:۴۹۷

35 ایضاً، الجز۱۴، ص:۴۱۶

36 نمبر۱ سلاطین:۱۱/۱ تا ۱۱

37 صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، حدیث:۳۴۲۳

38 مسند احمد، الجز:۹، ص:۵۲۳

39 مسند احمد، الجز:۱۴، ص:۳۳

40 مسند احمد، الجز:۱۳، ص:۱۴۲

41 انجیل لوقا:۲۲/۳۷

42 ایوب:۲۵/۴

43 گلتیوں:۳/۱۳

44 استثناء:۲۱/۲۳

45 صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء:۳۴۳۱

46 ایضاً:۳۴۳۳

47 صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء:۳۴۴۳

48 مسند احمد، الجز:۲، ص:۷۰، رقم:۶۴۰

CC BY